REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO P/GDP-23

جلد ۴۴ — شمارہ ۴۶

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
۳۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر :۔
منیر احمد خادم
نائبین :۔
قریشی محمد فضل اللہ
محمد نسیم خان

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان ۔ ۱۶/۱۱/۹۵

۲۲ جمادی الثانی ۱۴۱۶ ہجری — ۱۶ نبوت ۱۳۷۴ ہش — ۱۶ نومبر ۱۹۹۵ء

اخبار احمدیہ

(لندن ۱۵ نومبر ایم ۔ ٹی ۔ اے)
سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔

احباب جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں اور خصوصی حفاظت کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَ مَتِّعْنَا بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَ بَارِکْ فِیْ عُمُرِہٖ وَ اَمْرِہٖ ۔

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۵ء کے موقع پر مجالس عرفان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں بھرپور تبلیغی نشستوں کا انعقاد

ہزاروں بوسنین والبانین، جرمن، عرب، افریقن، ترک اور بنگالی مہمانوں کو دعوت الی اللہ

سینکڑوں مہمانوں نے حضور ایدہ اللہ سے سوالات کئے اور شرح صدر ہونے پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران سب سے پہلی تبلیغی نشست جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز ۹ ستمبر ۱۹۹۵ کو جلسہ گاہ کے بڑے ہال میں منعقد ہوئی یہ نشست بوزنین اور البانین مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب پر مشتمل تھی اور اس کے لئے ہال میں صبح ہی کرسیاں اور بنچ بچھا کر تیاری کر دی گئی تھی۔ ہال کے ایک جانب بوزنین اور البانین زبانوں میں سلسلہ کے لٹریچر کا ایک بڑا سٹال خصوصی طور پر لگایا گیا تھا جہاں بوزنین اور البانین جھنڈے، ان کے قومی نشانات کے سٹکر اور بیجز بھی دستیاب تھے۔ یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی مہمانوں کی کشش اور توجہ کا باعث تھیں۔

مہمانوں کے اپنی نشستوں پر بیٹھ جانے اور پروگرام کی تیاری مکمل ہونے پر ڈیڑھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہال میں تشریف لائے تو جملہ مہمان نعرہ ہائے تکبیر لگاتے ہوئے احتراماً کھڑے ہو گئے اور والہانہ طور پر حضور کا استقبال کیا حضور نے اپنی نشست سنبھالتے ہی کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا چنانچہ ایک احمدی بوزنین دوست محترم حمزہ جولیان صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور اس کا بوزنین ترجمہ پیش کیا اس کے بعد جماعت وائبلنگن کی تین البانین احمدی بچیوں عزیزہ TIITA عزیزہ BESA اور عزیزہ FLORIA نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہدیٰ یہی ہے

نہایت خوش الحانی سے کورس کی شکل میں پڑھا جو سامعین کے لئے باعث حیرت و خوشی تھا۔ اس نظم کا بوزنین ترجمہ جماعت ESCHWEGE کی نو احمدی بوزنین خاتون مسز عبد اللہ BEDJIA نے کیا۔ اس سے قبل تلاوت قرآن کریم اور نظم کا البانین زبان میں ترجمہ محترم ڈاکٹر محمد اعظم صاحب نے پیش کرنے کی سعادت پائی۔ اس کے بعد انہی بچیوں نے البانین زبان میں ایک قصیدہ پیش کیا۔ اسی طرح یہ پروگرام انتہائی دلچسپ انداز اور اپنائیت کے ماحول میں شروع ہوا جس کا جذب و اثر ہر شخص نے محفل کے آخر تک محسوس کیا۔

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب فرماتے ہوئے کسی بھی قسم کے دینی سوال کے پوچھنے کی دعوت دی اس موقعہ پر البانین زبان میں ترجمہ کے لئے محترم محمد زکریا خان صاحب فاضل اور بوزنین زبان کے لئے ماہر ترجمان خاتون آرمینہ ارنا تووچ موجود تھیں۔ حضور کے ہمراہ سٹیج پر امیر جماعت احمدیہ جرمنی محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب اور مشنری انچارج جرمنی محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب بھی موجود رہے سوالات کی دعوت ملنے پر ایک بوزنین مہمان نے ختم نبوت کے حوالہ سے تین مختلف احادیث پیش کیں اور استفسار کیا کہ ان سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مزید کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جبکہ جماعت احمدیہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سوال کا جواب شرح و بسط کے ساتھ دیا جو ۲ بج کر ۴۴ منٹ تک جاری رہا۔ حضور اس قدر محویت کے ساتھ اس سوال کا جواب عطا فرما رہے تھے کہ کسی کو بھی وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا۔ حضور نے اولاً قرآن کریم (باقی صفحہ ۲)

جلسہ سالانہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے ۱۰۴ ویں جلسہ سالانہ قادیان کے لئے ۲۶ – ۲۷ – ۲۸ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز منگل، بدھ، جمعرات کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔
احباب اس روحانی جلسہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں نیز جلسہ کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا ۔ پروپرائیٹر نگران بورڈ بدر قادیان

بقیہ صفحہ اوّل سے

ـت نبوت و شریعت کے اتمام و اکمال کا مفہوم بیان فرمایا پھر وہ احادیث پیش فرمائیں جن سے اجرائے نبوت نہایت واضح طور پر ثابت ہوتا ہے حضور نے فرمایا کہ یہ ہو نہیں سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں تضاد ہو اور وہ قرآن کریم سے ٹکرانے والا ہو اس لئے وہ احادیث جو آپ نے پیش کی ہیں لازماً ان پر نظر کرنی ہوگی ان پر غور کرنا ہوگا۔ چنانچہ حضور نے ان احادیث کا پس منظر کے ساتھ مفہوم پیش فرمایا اور ان کے معانی بیان فرمائے تو سوال پوچھنے والے مہمان جو مائیک کے سامنے بیٹھے پورے انہماک سے حضور کے کلمات سن رہے تھے مطمئن ہو کر اپنی جگہ پر تشریف لے گئے۔

دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ احادیث قرآن کریم کی وضاحت اور تفسیر ہیں۔ اس لئے ہمیں ان پر بھی ایمان رکھنا چاہیئے اور جو حدیث پر ایمان نہیں لاتا وہ قرآن پر بھی ایمان نہیں رکھتا۔ اس سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کا وہ مضبوط اور ٹھوس مؤقف پیش فرمایا جو سیدنا حضرت مسیح موعود نے سو سال قبل مسلمانوں کے فرقوں کے سامنے حکم و عدل کی حیثیت سے رکھا تھا حضور نے فرمایا قرآن پر ایمان لانے والا لازماً حدیث پر بھی ایمان رکھتا ہے مگر جو حدیث قرآن کے صریحاً خلاف ہو ایسی حدیث کو لازماً ترک کر دینا پڑے گا حضور نے حدیث کے متعلق اس مؤقف کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء نے ہزاروں لاکھوں احادیث جمع کر دی ہیں۔ جن میں ہر قسم کی کمزور اور ضعیف احادیث بھی شامل ہیں۔ جن میں سے ہمیں صحیح اور قوی احادیث کو تلاش کرنا ہوگا اسی لئے تو حضرت امام بخاری نے اپنے پاس موجود مجموعہ احادیث جو کہ ایک لاکھ پر مشتمل تھا میں سے صرف چھ ہزار احادیث کو صحیح بخاری میں شامل کیا

حضور نے فرمایا اصول یہ ہے کہ قرآن اور حدیث میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ چنانچہ احادیث پر ایمان رکھنے اور ان کا انتخاب کرنے میں بھی یہی اصول پیش نظر ہونا چاہیئے۔ حضور نے اسی بحث کو نہایت آسان اور واضح مثالوں کے ساتھ سمجھاتے ہوئے بڑے ہی دلنشین انداز میں سمیٹا

ایک سوال یہ ہوا کہ علماء کہتے ہیں کہ مسیح آئیگا مگر وہ نبی نہیں ہوگا عام آدمی کی طرح ہوگا۔ حضور نے اس کا دو ٹوک جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ غلط کہتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ نبی ہوگا تو پھر وہ کون کہتا ہے کہ وہ نبی نہیں ہوگا۔ ایک مہمان نے پوچھا کہ یہ بہتر (۷۳) فرقہ کونسا ہوگا جو ناجی ہوگا۔ اس پر حضور نے نہایت برجستگی سے فرمایا ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ جماعت احمدیہ ہی ہے کیونکہ جماعت کا قیام مسیح کے ذریعہ ہی ہونا تھا امام مہدی علیہ السلام پر ایمان لائے بغیر ستر وال فرقہ پیدا ہو نہیں سکتا تھا پھر حضور نے اس کی تفصیل بیان فرمائی۔

سلمان رشدی کے بارہ میں جماعت کے موقف کا پوچھا گیا تو حضور نے قلت وقت کے پیش نظر ایک مرتبہ پھر اسے دہرانے کی بجائے اپنے ان خطبات جمعہ کا حوالہ دیا جو آپ نے اس بارہ میں چند سال پہلے ارشاد فرمائے تھے حضور نے فرمایا کہ وہ خطبات کیسٹس میں آپ کو مہیا کئے جا سکتے ہیں۔

ایک مہمان کا سوال تھا کہ پاکستان اور یہاں کی عورتوں کے پردہ میں فرق کیوں ہے۔ اس کے جواب میں حضور نے پردہ کی روح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پردہ کی حقیقت یہ ہے کہ عورت حیاء اور وقار کا مظہر ہو۔ وہ اپنی زینت ظاہر کرنے والی نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں معاشرہ CORRUPT ہو جائیگا باقی پردے کی مختلف صورتیں ہیں اس اصول کے پیش نظر ہی پردہ ہونا چاہیئے۔

مجلس سوال و جواب اپنے اختتام کو پہنچی تو ایک بوسنین خاتون نے نہایت جذباتی اور والہانہ انداز میں مائیک پر آکر حضور کو اہل بوسنیا اور کوسوا کی طرف سے خوش آمدید اور اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا۔ اس نے حضور کے لئے پر خلوص دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ اپنے جذبات تشکر کا اظہار کیا۔ اس روحانی اور پر کیف ماحول اور سرور بخش کیفیت میں یہ مجلس ۵۰ بجکر ۵ منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سٹیج سے اتر کر سامعین کے سامنے خاص ترتیب سے رکھی گئی کرسیوں میں سے صدر کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ تا آپ سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کے خواہش مند مہمانوں سے بیعت لے سکیں۔ یہاں انتظام اس طرح کیا گیا تھا کہ بیعت کرنے والے مہمانوں کے تین نمائندے حضور کے بالکل سامنے بیٹھیں گے اور حضور کے دست مبارک کے نیچے اپنے ہاتھ رکھیں گے اور ان نمائندگان کے پیچھے کرسیوں کی تین قطاریں بچھائی گئیں تھیں۔ جن پر دیگر مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب نے اپنے اپنے ہاتھ اپنے سے اگلے بھائی کے کندھے پر رکھ کر حضور کے ساتھ اپنا جسمانی تعلق جوڑا ہوا تھا اور مختلف سمتوں میں جانے والی یہ تین قطاریں جلسہ گاہ میں موجود سبھی مہمانوں کا حضور کے ساتھ تعلق جوڑ رہی تھیں۔

بیعت شروع ہوئی تو سٹیج پر موجود بہت سے احباب بھی حضور کے گرد جمع ہو گئے اور کسی نہ کسی طرح سے حضور کے ساتھ اپنا جسمانی تعلق جوڑ کر حضور کے ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ دہراتے ہوئے تجدید بیعت کرنے لگے حضور انگریزی زبان میں بیعت کے الفاظ با آواز بلند کہلوا رہے تھے، ساتھ ساتھ بوسنین اور البانین زبانوں میں ترجمہ کے لئے فقرات کے دوران وقفہ فرماتے جاتے تھے بیعت کے دوران عجیب روح پرور نظارہ ہر شخص نے دیکھا، ہیجان خیز کیفیات اپنے دل میں محسوس کیں اور دل و جان سے یہ عہد بیعت نبھانے کا عہد کیا اس تقریب میں البانین، بوسنین اور ترکی مہمانوں نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس نشست کی کل حاضری تین ہزار سے زائد تھی الحمد للہ۔

• جلسہ جرمنی کے موقعہ پر دوسری تبلیغی نشست ۹ر ستمبر ۱۹۹۵ء کو ۶ بجے شام مئی مارکیٹ کے احاطہ میں تیار کئے گئے VIP ٹینٹ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں ترک، افریقن، عرب، فرنچ اور بنگلہ دیشی مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں ان مختلف قومیتوں کے کل ۲۰۳ احباب شریک ہوئے۔

اس تقریب کا آغاز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو محترم حفیظ الرحمن صاحب انور آف ہمبرگ نے کی اس تقریب میں حضور پر نور کے کلمات مبارکہ کا انگریزی سے تین زبانوں میں ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ ترکی زبان میں محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ اور فرنچ میں محترم نوید مارتینی صاحب نے حضور کے ساتھ سٹیج پر بیٹھ کر ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جبکہ عربی ترجمہ کا علیحدہ انتظام کیا گیا جو حضور ایدہ اللہ کے رکن قافلہ محترم عبد المومن طاہر صاحب کر رہے تھے اور عرب دوستوں کو HEAD PHONES کے ذریعہ سنوایا جا رہا تھا علاوہ ازیں محترم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ ترکی کے لئے اور جلسہ جرمنی پر تشریف لائے ہوئے امیر و مشنری انچارج ریپبلک آف بنین مکرم صفدر نذیر صاحب گولیکی فرنچ کے لئے معاون ترجمان کے فرائض ادا کرتے رہے۔ جب عرب دوست مائیک پر آکر سوال کرتے تو اس کا عربی سے انگریزی اور حضور ایدہ اللہ کے جواب کا انگریزی سے عربی میں محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب بڑی روانی سے ترجمہ کرتے رہے اس موقعہ پر حضور نے ڈاکٹر صاحب کی کامیاب ترجمانی پر خوشنودی کا اظہار بھی فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت اور اس کے ترجمے کے بعد دعوت سوال دی تو ایک ترک مہمان نے مائیک پر آکر سلام کیا حضور کو خوش آمدید کہا اور اپنے پر خلوص جذبات کا بڑے ہی خوبصورت انداز میں اظہار کیا پھر اپنے بیٹے کے لئے دعا کی درخواست کی جو غلط دوا ملنے کے باعث UNCONCIOUS ہو چکا ہے اور دو سال سے ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نہایت شفقت اور تشویش کے ساتھ مہمان دوست کی بات سنی اور ان سے دعا کرنے کا وعدہ کیا اور ساتھ ہی بچہ کے لئے دوا بھی تجویز فرمائی۔

ایک افریقن مہمان نے پوچھا کہ کیا مسلمان کے لئے جائز ہے کہ کسی عورت کے ساتھ شادی کے بغیر رہے اور اس سے اس کے بچے بھی ہو جائیں۔ حضور نے دو ٹوک انداز میں فرمایا کہ یہ مکمل طور پر منع ہے۔ حضور نے اس جواب پر سوال کرنے والے مہمان (باقی صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

مالی قربانی کا جماعت کو جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کی کوئی نظیر تمام عالم میں کہیں دکھائی نہیں دیتی

تمام دنیا میں جماعتی ایمان جو ترقی کر رہا ہے اسی کا فیض ہے کہ مالی ترقی کر رہا ہے!

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۱ر اگست ۱۹۹۵ء مطابق ۱۱ر ظہور ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ
مَنْ يَّشَآءُ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ
وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا
تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُوْنَ ۝
لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ
يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ
تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ
اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
بِهٖ عَلِيْمٌ ۝
اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ ۝

(سورۃ البقرہ: ۲۷۳ تا ۲۷۵)

پھر فرمایا:-
یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا تعلق مالی قربانی سے ہے اور ان کا انتخاب آج اس لئے کیا ہے کہ بالعموم پہلے یہ دستور ہوا کرتا تھا کہ سال کے آخر پر یعنی مالی سال کے آخر پر اور نئے سال کے آغاز پر کبھی سال کے آخر والے خطبے کو مالی قربانی کے مضمون کے لئے وقف کیا جاتا تھا۔ کبھی آئندہ سال کے پہلے خطبے کو۔ پھر چونکہ جلسہ سالانہ بھی انہی ایام میں، بعض دفعہ اسی یا مہینے میں آتا ہے اس لئے تجویز ہوا کہ جلسہ سالانہ پر جب جماعت کی عالمی خدمات اور ترقیات کا ذکر ہوتا ہے مالی پہلو کو بھی اس میں شامل کر دیا جائے لیکن امسال میں نے دیکھا کہ خدا کے فضل سے اتنی زیادہ ترقیات کے پہلو جماعت کے سامنے لانے پڑتے ہیں یعنی لائے جا سکتے ہیں اور لانے چاہئیں کہ مالی قربانی کے ذکر کے لئے وہاں کوئی گنجائش ہی نہیں تھی اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے پہلو تھے جو رہ گئے تو آئندہ سے انشاء اللہ پھر پرانے طریق ہی کو بحال کیا جائے گا اور ہر سال کے جوڑ پر یا اگلے مالی سال کے شروع خطبے میں یا اسی سال کے آخر پر انشاء اللہ مالی قربانی کے پہلو کی طرف توجہ دلائی جائے گی۔

جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں چونکہ یہ مالی قربانی کے مختلف پہلوؤں پر حیرت انگیز طریق پر تفصیلی روشنی ڈال رہی ہیں اس لئے ان کا ذکر کچھ لمبا چلے گا اور اس کے علاوہ کچھ آیات ہیں جو ممد کے طور پر بعض مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے میں نے انتخاب کی ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے میں بعض اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھ دوں ورنہ پھر ان کے لئے کوئی وقت نہیں بچے گا اور آیات کا مضمون تو پھر اگلے خطبہ میں بھی منتقل کیا جا سکتا ہے اس لئے اس ترتیب کو بدلتے ہوئے جو پہلے دستور کی تھی کہ پہلے آیات کی تشریح کی جاتی تھی بعد میں کوائف پیش کئے جاتے تھے آج میں کوائف سے بات شروع کرتا ہوں۔

دو سال پہلے ۹۳-۱۹۹۲ء کے اختتام پر میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم جلد از جلد کروڑوں سے اربوں میں داخل ہو جائیں اور یہ خواہش ہے جو بہت پہلے سے چلی آرہی ہے اور اس کی وجہ خلافت کے منصب سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس سے پہلے کا استنباط تھا جس سے تعلق رکھتی ہے۔ میں نے جب غور کیا جماعت کے ابتلاؤں پر اور ہر ابتلاء کے بعد خدا کے فضلوں کے نزول پر تو قطعی طور پر مجھ پر یہ بات روشن ہوئی کہ ایک ابتلاء کے بعد دوسرے ابتلاء تک اگر پہلے ہزاروں کی قربانی ہوتی تھی تو لاکھوں میں بدل چکی تھی پھر اس اگلے ابتلاء کے وقت اگر لاکھوں کی تھی تو پھر کروڑوں میں تبدیل ہو گئی تھی۔ پس اس دور میں اب ہمیں اربوں کا انتظار کرنا چاہئے اور بڑی تیزی سے جماعت اربوں کی طرف بڑھ رہی ہے اور ۹۳-۹۲ء میں ذکر میں نے اس لئے کیا تھا کہ ۹۴-۹۳ء میں پہلی بار پچاس کروڑ یعنی نصف ارب تک خدا کے فضل سے چندے کی مقدار پہنچ گئی تھی تو جس رفتار سے بڑھ رہا تھا میں نے کہا اب دو چار قدم کی بات ہے ساری جماعت اگر کوشش کرے اور ذمہ داری ادا کرے اپنی بھی اور دوسروں کی بھی یعنی ذمہ داری ادا کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو ابھی مالی قربانی کی اہمیت کی سمجھ نہیں آئی اور بہت سے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے وسائل عطا کئے جاتے ہیں جن کا رزق پہلے الگ نہیں تھا ماں باپ پر ہی انحصار تھا لیکن ان کو رزق کے نئے وسائل عطا کئے گئے اور بسا اوقات ماں باپ کی یا عزیزوں کی اس طرف نظر ہی نہیں ہوتی وہ سمجھتے ہیں کہ اس بچے کی ابھی تازہ تازہ کمائی ہے اس پر کیا مالی بوجھ ڈالنے

ہیں اگر ان سب امور پر نظر رکھیں اور یہ بھی خیال کریں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ بہت سے ابھی ایسے نومبایعین ہیں جن میں استطاعت ہے مگر ان کو ابھی توجہ نہیں دلائی گئی بہت سے ایسے مبایعین ہیں جو کچھ کما رہے ہیں جن میں کچھ دینے کی ضرور استطاعت ہے اور قطرہ قطرہ بھی دیں تو ایک مالی قربانیوں کا دریا بن سکتا ہے تو یہ تمام ایسے خلا ہیں جن پر اگر جماعت توجہ دے تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آئندہ ایک دو سال کے اندر یہ اربوں کے دائرے میں داخل ہونا بالکل ناممکن نہیں ہے۔

اس وقت جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ امسال اللہ کے فضل سے جماعت نے ۷۷ کروڑ ۵۸ لاکھ ۲۸ ہزار روپیہ کی قربانی پیش کی ہے روپے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کسی ایک کرنسی میں ہمیں بہر حال ذکر کرنا ہے یعنی یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دنیا بھر کی کرنسیوں میں بیان کروں اور پھر آپ موازنہ بھی کر سکیں کچھ سمجھ نہیں آئے گی آپ کو کہ کیا ہو رہا ہے۔ بعض کرنسیز (CRUNCIES) کی اتنی قیمت گری ہوئی ہے کہ وہاں پہلے ہی اربوں سے تجاوز ہو چکا ہے۔ مثلاً انڈونیشیا میں جماعت کا کئی ارب روپے ہے چندے کا تو آپ کہیں کہ الحمد للہ ارب تک پہنچ گئے لیکن ہم جب بات کرتے ہیں تو پاکستان کی تاریخ اور ہندوستان کی تاریخ کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ اس تاریخ کے حوالے سے ہم بات کرتے ہیں جہاں آنوں سے بات شروع ہوئی تھی پیسوں سے بات شروع ہوئی تھی اس تاریخ کے حوالے سے بات کرتے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو دو آنے چار چار آنے کا شکریہ ادا کیا ہے کتابوں میں ذکر کیا ہے اللہ تمہیں جزا دے تم نے یہ قربانی دی۔ پس اس حوالے سے جب بات کرتے ہیں تو اسی کرنسی کے اعداد و شمار پیش کرنے پڑیں گے تاکہ آغاز ہی سے ہم موازنہ کر سکیں۔ اب تو اللہ کے فضل سے بہت بات آگے بڑھ چکی ہے حیرت انگیز طور پر جماعت کو اللہ تعالیٰ نے قلبی فراخی عطا فرمائی ہے اور پھر مالی فراخی بھی اس کے نتیجے میں بڑھتی چلی جا رہی ہے ۲۸۵۸۰۰۰ روپے تک۔ اب گزشتہ دو سال میں آپ پہنچ گئے ہیں۔ یعنی دو قدم اٹھائے ہیں ابھی تو اب ایک ارب تک پہنچنے میں دو تین قدم ہی باقی ہیں اور اگر کوئی پھیلانگ لگا دے تو پھر اور بات ہے ابھی بات ہے وہ بھی ہو سکتا ہے۔

اب میں مختصر آپ کو بتاتا ہوں کہ جماعتوں کے لحاظ سے کیا انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ کیا ترتیب یا اولیت کے لحاظ سے ترتیب کس حد تک بدل رہی ہے۔ ایک دو سال پہلے کی بات ہے یعنی غالباً گزشتہ سال کی بات تھی جب میں نے جماعت پاکستان کو کہا تھا کہ آج پہلی دفعہ میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جرمنی کی جماعت اب دنیا کی سب جماعتوں سے مالی قربانی میں آگے بڑھ گئی ہے اور آپ کو میں متنبہ کر رہا ہوں کہ ذاتی طور پر میرا دل یہی چاہتا ہے کہ پاکستان اس اعزاز کو برقرار رکھے۔ اگرچہ بہت ہی نامساعد حالات میں مخالفانہ حالات میں جماعت خدا کے فضل سے قربانی کر کے کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ پچھلے سال سے پیچھے ہٹ گئی ہو بلکہ ہمیشہ توقعات سے آگے بڑھتی ہے۔ مگر جرمنی کی جماعت کا خمیر بھی دراصل ہندو پاکستان کی مٹی سے اٹھا ہوا ہے اور وہ لوگ نئی جگہ آ کر جس طرح بعض دفعہ ایک درخت کی پنیری کو تبدیل کر کے دوسری جگہ پہنچایا جائے تو زیادہ تیزی سے نشوونما دکھاتا ہے۔ پاکستان کی اس مٹی میں جس میں یہ لوگ کھاری زمین کے پودے دکھائی دیا کرتے تھے اور بھاری تعداد ایسی ہی تھی جیسے کلر شور کی اگی ہوئی بوٹیاں، خشک، سیل، خاص پھول نہیں دیتیں۔ ایسے مہاجرین کی تعداد ہے جن کا وہاں جماعتی قربانیوں میں عملاً کچھ بھی حصہ نہیں تھا اور یہ بھاری تعداد میں ہیں اور بعض دفعہ دینی خدمات میں بھی بہت پیچھے تھے مگر جب خدا کی تقدیر نے ہجرت کے مضمون کے ساتھ تعلق باندھ دیا، ہجرت کا مضمون یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر تم ایک جگہ سے ہجرت کر کے دوسری جگہ جاؤ گے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ فراخی عطا کریں گے ہر پہلو سے تمہیں برکت دیں گے تو یہ کوئی ان کی خوبیاں نہیں ہیں جس قسم کے لوگ وہاں تھے وہ ہم نے دیکھے ہوئے ہیں کلر شور کے اندر جو بوٹیاں اگتی ہیں بہت سے ان میں ایسے تھے، بھاری تعداد جو ویسے ہی تھے نہ تہذیب نہ تمدن، نہ نظام جماعت کا احترام، نہ خدمت کا سلیقہ، مالی قربانی کبھی تھی تو نام کی تھی کچھ ایسے بھی خاندان تھے جو خدا کے فضل سے اچھے تھے ان کو میں مستثنیٰ کر رہا ہوں لیکن یہاں آ کے کایا پلٹ گئی۔ ایسی کایا پلٹی کہ اپنے پہلوں کو بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں تعداد میں ان سے بہت کم لیکن ملکی اقتصادی حالات سے استفادہ کرتے ہوئے تھوڑی تعداد زیادہ کمانے لگی مگر ایسا کمانے لگی کہ دل بھی ساتھ بڑھے اور دل چھوٹے نہیں ہوئے

> **یہ نیت رکھیں کہ اللہ نے جتنا ہم سے تقاضا کیا ہے اس تقاضے کو پچھلی حد تک پورا نہ کریں بلکہ اس حد میں داخل ہو جائیں جو نوافل کی حد ہوتی ہے جس کے بعد صرف فرض پورا نہیں ہوتا بلکہ رضا جوئی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔**

پس اس پہلو سے جرمنی کی جماعت کو جو اعزاز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس کا ذکر ضروری ہے تاکہ اہل پاکستان کو پھر اور بھی جوش آئے۔ ابھی کھانے پر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ سے بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بے چینی کا اظہار کیا پہلے بھی کیا تھا اور کہا کہ پھر آپ کیا دعا دیں ان کو تو نہیں صرف دعائیں یاد رہیں گے۔ میں نے کہا نہیں میں آپ کو بھی دعائیں یاد رکھوں گا مگر مقابلہ تو میں نے کرانا ہی کرانا ہے۔ آپ کو بھی کہوں گا آگے بڑھو اور اس وقت وہ آپ کو اتنا پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ بظاہر اب آپ کا آگے جانا مشکل نظر آ رہا ہے اس سے زیادہ میں موازنے کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا اور میں توقع رکھتا ہوں کہ جماعت پاکستان ان پہلوؤں سے جائزہ لے گی جو میں نے بیان کئے ہیں کہ بہت سے ایسے نومبایعین ہیں جن کو استطاعت ہے وہ چندے میں شامل ہوئے ہیں یا نہیں بہت سے ایسے مخلصین ہیں جو دستور کے مطابق چندہ دے رہے ہیں لیکن کبھی جائزہ نہیں لیا کہ جتنی خدا نے ان کو مالی فراخی عطا کی ہے اس کے مطابق چندہ بھی بڑھا ہے کہ نہیں۔ بہت سے نئے روزگار پانے والے ہیں بہت سی جماعتوں میں تاد ہند بھی چلے آ رہے ہیں اور دیہات میں اکثر ایسا دکھائی دیتا ہے پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے شرح سے کم دینے کے بہانے جوڑ رکھے ہیں اور اپنے خیال میں وہ سمجھتے ہیں ٹھیک ہے تاجر ہیں وہ کہتے ہیں اگر ہم نے اس تجارت پر چندہ دیا تو انکم ٹیکس ہم اور حساب سے دے رہے ہیں چندہ اور حساب سے دیا تو پکڑے جائیں گے پھر وہ سوچتے ہیں کہ ہم نے جو عذر تراشے رکھے ہیں انکم ٹیکس میں اس میں تو قانون بھی کچھ سہولتیں دیتا ہے اور جماعت کے سامنے جب رکھیں گے تو پھر وہ سہولتیں تو اس طرح نہیں مل سکتیں اس لئے فصل کر بات کرنی پڑے گی اس لئے کچی بات کرنی ہے اگر تو ایسی سچی بات کیوں نہ کریں جس میں کم سے کم نقصان ہو ہمارا۔ یعنی مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ ایسی سچی بات کیوں نہ کریں جس میں کم سے کم فائدہ ہو چنانچہ یہی بات یہ کرتے ہیں کہ اپنے گزارے کے لئے

اپنی تجارتوں میں سے جو روپیہ نکالتے ہیں کہتے ہیں یہ ہے ہماری آمد اور خدا اللہ تعالیٰ نے وسیع منافع عطا فرمانا ہے جو بعض دفعہ لاکھوں کروڑوں تک پہنچ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ بزنس ہے، یہ بزنس میں واپس جا رہا ہے۔ تو جھوٹ بھی نہیں بولا اور نقصان بھی کرا لیا اپنا۔ یعنی ایسی سچی بات کہی جس سے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی برکتوں سے محروم رہ گئے۔ بعض ایسے مخلصین ہیں ان کے لئے بھی دقتیں ہیں میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ قانونی طور پر انکم ٹیکس کے مسائل کو حل کرنے میں ایسی سہولتیں موجود ہیں کہ ہر انسان کامل انصاف پر رہتے ہوئے انکم ٹیکس کے فارم بھر سکتا ہے ملکی سوسائٹی اگر ٹیڑھی ہو چکی اور توقع یہ ہو کہ جرائم کر رہے ہیں سارے ہر ایک چوری کر رہا ہے تو پھر انکم ٹیکس والے جب آپ حامی بھر لیتے ہیں تو اس پر مزید اضافہ کر لیتے ہیں اور اس کے خلاف اپیل بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ دستور ہی یہی ہے تو احمدیوں کے لئے بڑے مصائب ہیں کس طرح وہ حل کرتے ہیں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا میں ان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ معین کوائف بیان کر کے مجھ سے پوچھیں کیونکہ یہ بھی اسی دائرے سے تعلق رکھنے والی بات ہے "لا تسئلوا عن اشیاء ان تبد لکم تسوءکم" ایسی باتوں کے متعلق معین سوال نہ کیا کرو کہ اگر تمہیں جواب دے دئے جائیں تو پھر تمہیں تکلیف ہو، تمہارے لئے تکلیف کا موجب بن جائیں تو بددیانتی کی اجازت تو اسلام دیتا نہیں مگر حکمت کے ساتھ اپنی بقا کی کوشش کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ پس ان کے درمیان تقویٰ سے کوئی ایسی راہ تراشیں جس سے آپ کا قدم حرام کی طرف نہ بڑھنے لگے بلکہ حلال ہی کی طرف مائل رہے پھر اس کے بعد احتیاط کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر آپ جماعت کو چندہ دینا چاہیں تو اس کے ۱۰۰ رستے نکل سکتے ہیں بعض وہاں ہمارے مخلصین ہیں جو انکم ٹیکس کا حساب وہاں دیتے ہیں چندے کا حساب یہاں آ کے دیتے ہیں اور ان کو اس کا کوئی خطرہ نہیں۔ مجھے بتا دیتے ہیں کہ یہ میری مشکل تھی تو آج یہ پچاس لاکھ ہے، آج یہ فلاں اتنا روپیہ ہے، ایک کروڑ روپیہ تک بھی دیا گیا ہے کہتے ہیں آپ لے لیں۔ یہاں سے پاکستان بھجوائیں۔ یہاں رکھیں جماعت کا روپیہ ہے جہاں چاہیں خرچ کریں لیکن ہماری ضمیر اب ہمیں کچوکے نہیں لگائے گی، ہم نے خدا کا حق جیسا کہ اس نے چاہا تھا پورا کر دیا۔ تو اگر نیت پاک ہو اور نیک ہو تو انسان اپنی دینے کے خود ہی رستے تلاش کر لیا کرتا ہے۔

پس اس پہلو سے میں پاکستان کی جماعت سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ نیت رکھیں کہ اللہ نے جتنا ہم سے تقاضا کیا ہے اس تقاضے کو نچلی حد تک پورا نہ کریں بلکہ اس حد میں داخل ہو جائیں جو نوافل کی حد ہوتی ہے جس کے بعد صرف فرض پورا نہیں ہوتا بلکہ رضا جوئی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے کم سے کم جب آپ پورا کرتے ہیں تو یہ ایک فرض ہے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ آپ مجرم نہیں خدا تعالیٰ کے حضور۔ اللہ نے آپ کو جو دیا جتنا کم سے کم چاہا آپ نے واپس کر دیا بعد میں اس کی مرضی ہے جیسی چاہے جزاء دے لیکن اگر آپ اس سے بڑھ کر دیں تو پھر یہ محبت کے سلسلے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رضا اترتی ہے وہ ایک غیر معمولی برکتیں لے کر آتی ہے، مال میں بھی برکت ڈالتی ہے صحتوں میں بھی برکت ڈالتی ہے خوشیوں میں برکت ڈالتی ہے سارا انسانی نظام ہی صحت مند ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے خدا سے وہ تعلق باندھیں جس میں آپ کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو اور اس نصیحت پر اگر جرمنی پورا عمل نہ کرے تو مجھے یقین ہے کہ آپ اگلے سال ان سے آگے بڑھ سکتے ہیں مگر یہ جو دوسری شرط ہے یہ میں پوری نہیں کروانا چاہتا کہ اس نصیحت پر جرمنی عمل نہ کرے، وہ کیوں نہ کرے۔ اس لئے

برابر کی دوڑ ہے اللہ فضل کرے دیکھیں کون آگے نکلتا ہے کوشش یہ ہونی چاہئے بہر حال کہ جو اعزاز ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا وہ اعزاز ہمیشہ قائم رہے اور کیسے بھی حالات بدلیں ساری دنیا میں وہ جماعتیں جن کا سرزمین ہندوستان سے تعلق ہے مالی قربانی میں کسی دوسرے سے پیچھے نہ رہیں۔

اب جو میں فہرست بتا رہا ہوں تفصیل نہیں میں بیان کر سکتا لیکن اوّل جرمنی ہے اور دوسرے نمبر پر پاکستان تیسرے نمبر پر امریکہ امریکہ خدا کے فضل سے بہت پیچھے سے آیا ہے اور بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے برطانیہ چوتھے نمبر پر ہے اور کینیڈا پانچویں نمبر پر لیکن بہت پیچھے رہ گیا ہے امریکہ سے۔ انڈونیشیا چھٹے نمبر پر۔ انڈونیشیا نے بہت ترقی کی ہے ان کے اربوں روپے سو گنا ہم پاؤنڈوں میں تبدیل کریں تب بھی خدا کے فضل سے ان کی چھٹی پوزیشن ہے اللہ کے فضل سے برقرار رہتی ہے اور پہلے کہیں بہت پیچھے شمار ہوا کرتا تھا اب بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ ہندوستان نے بہت ترقی کی ہے پچھلے دور میں ایک دو چار سال کے اندر اندر ساتویں پوزیشن پر آ گیا ہے۔ ماریشس تعداد میں تھوڑا ہونے کے باوجود مالی قربانی میں بہت آگے ہے اور جاپان فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے آج بھی دنیا میں سب سے آگے ہے کیونکہ یہ اس کا نواں نمبر ہے جاپان کا ماریشس، انڈیا، انڈونیشیا کے مقابل پر ان کی تعداد کچھ بھی نہیں بہت ہی معدودے چند لوگ ہیں ناروے اللہ کے فضل سے بہت ترقی کر رہا ہے ہر پہلو سے مالی قربانی میں بھی اس دفعہ اس کا نمبر دسویں نمبر پر ہے اور سوئٹزرلینڈ اگرچہ تحریک جدید کے چندے میں سب دنیا میں آگے ہے فی کس کے لحاظ سے، لیکن اس قربانی میں ناروے سے بھی پیچھے ہے، جاپان سے بھی اور جاپان سے پیچھے رہنے کی کوئی حکمت سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ تعداد میں جاپان سے بہت زیادہ ہیں۔ اور وہ جو آمدن کے وہاں ذرائع ہیں وہ جاپان سے کم نہیں ہیں۔

اب نسبتی پہلوؤں سے بات کرتے ہیں تو گزشتہ تین سالوں میں نمایاں ترقی کرنے والی جو جماعتیں ہیں ان میں بیلجیم خدا کے فضل سے قابل ذکر ہے چھوٹی سی جماعت تھی جس نے دیکھتے دیکھتے تبلیغ کے ذریعے بھی نشوونما پائی اور چندوں کے ذریعے بھی بہت پہلے سے آگے بڑھ رہی ہے اگر تدریجی ترقی تین سالوں میں دیکھی جائے تو اس وقت سب سے زیادہ بیلجیم سب سے اوّل نمبر ہے فرانس کا دوسرا نمبر ہے۔ سنگاپور تیسرا نمبر۔ نئے آنے والے ممالک میں تھائی لینڈ ماشاء اللہ آگے آ گیا ہے۔ پھر گوئٹے مالا نے بھی مالی پہلوؤں سے ترقی کی ہے۔ نئی جماعت ہے بالکل لیکن خدا کے فضل سے وہاں کے مربی بڑی متوازن تربیت کر رہے ہیں اور مجھے توقع نہیں تھی کہ گوئٹے مالا پانچویں نمبر پر پہنچ جائے گا۔ مگر پہنچ گیا ہے سیرالیون کا چھٹا نمبر ہے اور یہ اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ بہت ہی مالی حالت خراب ہے اس ملک کی یعنی فاقہ کشی ہے اکثر جنگلوں میں اور بسا اوقات عالمی مدد سے زکوٰۃ بھیج کر بعض غریبوں کو روٹی کھلانی پڑتی ہے پھر بھی جو کچھ بھی ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں پس اس پہلو سے چھٹے نمبر پر سیرالیون کا آنا ایک بہت ہی قابل قدر بات ہے اور دعاؤں کا محتاج ہے۔ سورینام ساتویں نمبر پر ہے باقی تفاصیل پڑھنے کا وقت نہیں میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔

مختصراً صرف اتنا ہی کہوں گا کہ مالی قربانی کا جماعت کو جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کی کوئی نظیر تمام عالم میں کہیں دکھائی نہیں دیتی کوئی مثال ہے ہی نہیں جس رنگ میں جماعت مالی قربانی پیش کر رہی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے اور جس رنگ میں ہمیشہ قدم آگے بڑھا رہی ہے اور جس دیانتداری سے اس نظام کی حفاظت کر رہی

٭ آپ پاکستان میں آج بھی عمل شروع کر دیں اور اس نصیحت پر اگر

ہے۔ یہ تمام پہلو ایسے ہیں جو تمام دنیا کے لئے چیلنج ہیں۔ بعض بڑے بڑے ممالک کی بڑی شخصیتوں سے بھی اس موضوع پر کئی دفعہ بات ہوئی ہے جب وہ تعجب سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو اتنے پیسے کہاں سے مل گئے۔ جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ نظام کیا ہے تو ششدر رہ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ناممکن ہے کہ دنیا کی کسی ترقی یافتہ قوم میں بھی اتنی دیانت داری کے ساتھ، اس اخلاص کے ساتھ، اس نظم و ضبط کے ساتھ مالی قربانی کی حفاظت کی جائے اور اسے آگے بڑھایا جائے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی جماعت کو نصیب نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے لئے ایمان کی ضرورت ہے اور تمام مالی قربانیوں کے تقاضوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ باندھا ہے۔ ایمان کو پہلے رکھا ہے اور مالی قربانی کو بعد میں۔

پس حقیقت میں مالی قربانی ایمان ہی سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں ان لوگوں کا بھی جواب ہے جو سمجھتے ہیں کہ مالی قربانی پیسے کی وجہ سے زور دیا جا رہا ہے۔ مالی قربانی تو درحقیقت ایمان کا پیمانہ ہے اور تمام دنیا میں جماعتی ایمان جو ترقی کر رہا ہے اسی کا فیض ہے کہ مال ترقی کر رہے ہیں۔ ورنہ ایمان ترقی نہ کرے تو کوئی سرپھرا ہے جو اپنی جیب سے پیسے نکال کر خواہ مخواہ کسی غرض کے لئے پیش کرے۔ لوگ تو دوسروں کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہیں کہ کسی طرح ان کے پیسے نکل کر ہماری جیبوں میں آجائیں۔ یہ جماعت ہے جو اپنی جیبوں سے پیسے نکال کر دوسروں کی جیبیں بھر رہی ہے یعنی خدا کے ان کارندوں کے سپرد کرتی ہے جو ان سے مانگنے کے لئے آتے ہیں۔ پس یہ ایک بے مثل اعزاز ہے۔ اللہ اس اعزاز کو ہمیشہ قائم رکھے۔ یہ تبھی قائم رہے گا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور خدا ہمارے ایمان کو پہلے سے ہمیشہ آگے بڑھاتا رہے۔

اب میں ان آیات کی کچھ تفسیر کرتا ہوں جو میں نے پڑھی تھیں لیکن اس سے پہلے ایک اعلان بھول گیا تھا۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا اس وقت تیرھواں جلسہ سالانہ شروع ہے جو تین دن جاری رہ کر تیرہ اگست کو اختتام پذیر ہوگا۔ یہ براہ راست اس وقت میرا خطبہ سن رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے عالمگیر اجتماع میں آپ شامل ہیں اور ہماری دعاؤں میں بھی شامل رہیں گے انشاء اللہ۔ اللہ آپ کو بہت برکت دے اور بہت بڑھائے۔ تبلیغ کے لحاظ سے کافی ذرا کمزوری ہے اس جماعت میں۔ اللہ رحم کرے۔ دوسرا U.S.A کی خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے جو آج گیارہ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ بھی تین دن جاری رہے گا اور تیرہ اگست کو بروز اتوار اختتام پذیر ہوگا غالباً۔ جمعہ کی RELAY بھی براہ راست ہوتی ہے وہاں، لیکن سارے صبح سن نہیں سکتے اتنی جلدی۔ اس لئے پھر دوبارہ اس وقت بھی دکھائی جاتی ہے جب ہمارا U.S. اور کینیڈا کی ٹیلی ویژن شروع رہتی ہے یعنی تین گھنٹے کے بعد شام کو۔ اس وقت یہ خطبہ پھر سنایا جائے گا۔ تو کچھ لوگ تو ابھی سن رہے ہونگے کچھ انشاء اللہ اس وقت شامل ہو جائیں گے۔

وہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی تھی، پہلی آیت ہے "لیس علیک ھداھم ولکن اللہ یھدی من یشاء"۔ "علیک" سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی نام محمدؐ لیا تو نہیں گیا مگر ظاہر فرما دیا گیا کہ تو اے محمدؐ ان کو ہدایت نہیں دے سکتا۔ "ولکن اللہ یھدی من یشاء" لیکن اللہ ہی ہے جو جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم جو دنیا کو ہدایت دینے کے لئے نکلے ہیں یاد رکھیں کہ جب تک اللہ کا فضل ساتھ نہ ہو، اللہ کی تقدیر ہمارے ساتھ نہ چلے کہ ہم نے ہدایت دینی ہے اس وقت تک ہم کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہدایت کی صلاحیتیں اللہ کے اذن کے ساتھ وابستہ تھیں۔ اور چونکہ آپؐ کا ارادہ اللہ کے ارادے میں مدغم ہو گیا تھا اس لئے بظاہر آپ ہدایت دے رہے تھے مگر اللہ ہی ہدایت دے رہا تھا۔ اس مضمون کو کھولا گیا ہے کہ لوگ کہیں ایک شرک خفی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تمام تر عظمتیں اللہ کی ذات کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں تھیں اور اسی میں رہیں گی۔ اور چونکہ آپؐ نے کلیۃً اپنے وجود کو خدا کے تابع فرما لیا یہاں تک کہ آپؐ کی آواز خدا کی آواز کہلائی اس لئے آپ ہدایت دیتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ مگر دراصل یہ امر یقینی ہے کہ کسی کو کسی کے دل پر کوئی اختیار نہیں۔ اگر یہ اختیار ہوتا تو ابوجہل کو کیوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت نہ دی۔ وہ دو جن کی تمنا تھی کہ وہ ہدایت پا جائیں ان میں ابوجہل بھی تو تھا۔ تو یہ بتا رہا ہے کہ کسی پاک رسول کی پاک توجہ ہی کافی نہیں جب تک خدا تعالیٰ کا فیصلہ شامل نہ ہو جائے اور اس بیان میں نعوذ باللہ من ذالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخفیف ہرگز مراد نہیں بلکہ ہمارے لئے گہرا سبق ہے۔ وہ سبق یہ ہے کہ اگر ہدایت میں بندوں کے سپرد کر دیتا کہ اپنی مرضی سے دیں تو بعض ایسے چھوٹے بھی ہدایت پا جاتے جو اس لائق ہی نہیں ہیں کہ وہ ہدایت پائیں۔ وہ بدبخت لوگ جن کے متعلق خدا یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ یہ ضرور سزا پائیں گے۔ اگر بندوں کی خواہش ہوتی تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابوجہل کو بھی ہدایت دینا چاہتے تھے۔ پھر تو ہر شخص ہی ہدایت پا جاتا اور اندر کا ہمیں کچھ علم نہیں۔ انسان اس لحاظ سے بالکل محدود دائرہ علم رکھتا ہے۔ وہ جو دیکھ رہا ہے اس کا بھی پورا علم نہیں رکھتا، جو نہیں دیکھ رہا اس کا اس کو کیا پتہ۔ تو ہدایت پانے سے یہاں مراد ہے دین میں شامل ہونا ان لوگوں کو بھی دین میں شامل کر لیا جاتا جو دین کے لئے نقصان دہ ہیں۔ گندے لوگ بھی ہماری خواہشوں کے مطابق دین میں شامل ہو جاتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہدایت دینا میرا کام ہے۔

دوسرا اس کا پہلو یہ ہے کہ ہدایت گہرائی تک دینا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور یہ پہلو ایک اور لحاظ سے ہمارے سامنے ابھرتا ہے۔ کئی لوگ جو بظاہر ہدایت پا گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حضور آکر اقرار کیا کہ تو خدا کا رسول ہے، ہم قسمیں کھا کے کہتے ہیں کہ تو خدا کا رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو خدا کا رسول ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ تو دائرہ اسلام میں آنے کے باوجود بھی ہدایت نہ پا سکے۔ اس لئے صرف دائرے میں داخل ہونا ہدایت کا نام نہیں ہے۔ ہدایت گہرا عمل ہے اور اس میں بھی جس کو خدا نے چاہا ہدایت ملی۔ محض قرب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان منافقوں کی ہدایت کا موجب نہ بن سکا بلکہ بعضوں کے امراض بڑھتے رہے اور یہ ایک طبعی بات ہے۔ جب کسی محسن کی ناقدری کی جائے تو گناہ بڑھ جاتا ہے، نہ کہ انسان ہدایت کے لائق ٹھہرتا ہے۔ پس ایسی صورت میں ہادی کے قریب تر ہونا اور ان کا انکار کرنا ہدایت پانے کے برعکس مضمون پیدا کرتا ہے۔ جتنا بڑا ہادی، جتنا زیادہ اس کا قرب نصیب ہو اگر دل بدبخت ہے تو پہلے سے زیادہ بدبخت ہوتا چلا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ، ہدایت دینا تیرا کام نہیں ہے، ہمارا کام ہے۔ تمنا تیری یہی ہے کہ ساری دنیا کو ہدایت دے دے لیکن اللہ کے بس کی بات ہے اس لئے تو اپنی اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد فرما رہا ہے "وما تنفقوا من خیر فلانفسکم" اور جو بھی تم مال خرچ کرو تو خود اپنی ہی خاطر کرو گے۔ ایسے یہ نہیں فرمایا "وما تنفقون من خیر فلانفسکم" کہ جو کچھ بھی تم مال سے خرچ

اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اپنے ہی خاطر کرتے ہو یا اپنے نفس کی بھلائی کے لئے کرتے ہو۔ کیونکہ بہت سے انسان ایسے مال خرچ کرتے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ان کا دین بھی تباہ کر دیتے ہیں ان کی دنیا بھی تباہ کر دیتے ہیں۔ کروڑہا آدمی ہیں جو ڈرگ پر خرچ کر رہا ہے اس لئے قرآن کریم یہ فرما ہی نہیں رہا کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اپنی بھلائی کے لئے کرتے ہو۔ فرماتا ہے "وما تنفقوا من خیر فلانفسکم" جو کچھ تم مال خرچ کرو پس وہ تمہارے لئے ہوگا بشرطیکہ اگلی جو آیت ہے اس کو شامل کر کے ترجمہ کرنے والے ان معنوں میں پیش کرتے نہیں جن معنوں میں میں کر رہا ہوں کیونکہ میرے نزدیک یہی معنی درست ہے اس کے بغیر اس آیت کا ربط نہیں بنتا۔ بشرطیکہ "وما تنفقون الا ابتغاء وجہ اللہ" یا یوں کہنا چاہئے وجہ اس کی یہ ہے کہ تم جو کرو گے یعنی اے مومنو! تم جو مال خرچ کرو گے وہ ضرور تمہارے فائدے کا ہوگا وجہ یہ ہے کہ تم اللہ کی رضا کے بغیر خرچ ہی نہیں کرتے۔ تو جب تم ہر خرچ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کرتے ہو تو لازم ہے کہ وہ مال جس طرح بھی خرچ ہو وہ تمہارے لئے بہتر ہوگا اور تمہارے فائدے میں ہوگا۔

> یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی جماعت کو نصیب نہ ہوا ہے نہ ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے لئے ایمان کی ضرورت ہے اور تمام مالی قربانیوں کے تقاضوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ باندھا ہے

اسی مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس میں بیوی کو لقمہ کھلانے کا ذکر ہے وہ میں آئندہ پڑھ کے سناؤں گا۔ پس پھر یوں بنے گا ترجمہ کہ اے مومنو! تم جو بھی مال خرچ کرو تمہارے ہی فائدے میں ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ کیونکہ تم خرچ ہی نہیں کرتے مگر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر، اس کی محبت جیتنے کی خاطر۔ "وما تنفقوا من خیر" پس اس غرض کے ساتھ جو کبھی تم خرچ کرو "یوف الیکم" وہ بھی تمہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔ بہت ہی لطیف انداز ہے۔ پہلے یہ بات بیان نہیں کی کہ تمہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔ فرمایا جو کچھ تم خرچ کرو گے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر، وہ تمہاری بھلائی میں ہی ہے، لیکن رکھیو۔ تم اس لئے نہیں کرتے کہ تمہیں واپس لوٹایا جائے۔ اس وجہ سے واپس لوٹانے کے حصے کو وہاں سے توڑ کر الگ بیان کیا ہے، ایک مزید فائدے کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ اگر تم رضائے باری تعالیٰ کی وجہ سے خرچ کرتے ہو تو پھر اس نیت کو تو داخل کر ہی نہیں سکتے کہ ہمیں واپس مل جائے گا، چلو خرچ کرتے ہیں۔ فرمایا رضاء تو تمہیں ملے گی اور تمہارے نفس کے لئے بھلائی ہے لیکن ہم تمہیں ضمناً یہ بھی بتاتے ہیں کہ خدا کسی کا مال رکھا نہیں کرتا۔ وہ واپس کیا کرتا ہے اور بڑھا کر عطا کرتا ہے۔ "یوف الیکم" تمہارے لئے، تمہیں بھرپور طور پر واپس کیا جائے گا "وانتم لا تظلمون" اور تم ظلم نہیں کئے جاؤ گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنے پائی کا حساب کر کے جتنا دیا گیا تھا خدا اتنا واپس کرے گا۔ یہ قرآنی محاورہ ہے "لا تظلمون" کا مطلب یہ ہے کہ اتنا دے گا کہ ظلم کا تصور بھی قائم نہیں ہو سکتا۔ خواب و خیال بھی نہیں آ سکتا کہ ظلم ہوا ہے۔ اس کثرت سے دے گا۔ اور یہ اصل جزاء نہیں ہے۔ اصل جزاء یہ ہے کہ جب تم رضاء باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کرو گے تو تمہارے لئے بھلائی ہی بھلائی پیدا ہو جائے گی۔ ہر پہلو سے تمہیں برکتیں ملیں گی۔ جمع جو کئے ہیں مال بھی واپس لوٹا دیا جائے گا۔

مالی قربانی تو درحقیقت ایمان کا پیمانہ ہے

یہ ویسی ہی بات ہے جیسے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے بھائیوں کو رزق دیا اور ان کے اونٹ بھر کر واپس بھیجے تو ملازموں سے کہا کہ ان کی متاع بھی ساتھ واپس کر دو۔ اللہ کے نبی بھی اللہ ہی سے رنگ پاتے ہیں۔ انہوں نے جب پہلے رزق دیکھا اپنے باپ کو خوشخبریاں دیں۔ بہت خوش تھے کہ بہت ہم رزق لے کے آئے ہیں۔ جب کھولا تو پھر دوڑے دوڑے گئے کتنی خوشخبری کی بات ہے اے ہمارے باپ یہ تو ہمارے پیسے بھی واپس کر دیئے۔ تو جس طرح وہاں بعد میں ہوا تھا یہی مضمون یہ آیت پیش کر رہی ہے کہ تمہاری بھلائی تو ہے ہی تمہیں سب کچھ مل جائے گا جو چاہتے ہو۔ پھر جب کھولو گے اپنی پوٹلیاں تو پتہ چلے گا کہ جو دیا تھا وہ بھی واپس ہو جائے گا۔ مگر یوسف تو ایک انسان تھا اس نے تو اتنا ہی دیا جتنا بھائیوں نے دیا تھا مگر اللہ جو پوٹلیوں میں واپس ڈالے گا وہ سنبھالا بھی نہیں جائے گا اس کثرت کے ساتھ وہ عطا کرتا ہے۔

پھر فرماتا ہے "للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللہ" خرچ جو کرتے ہو اللہ کی رضاء کی خاطر اس میں صرف یہ نہیں کہ ہم اپنے بچوں کو دے رہے ہیں، اللہ کی رضاء کی خاطر بچوں ہی کو دیئے جاؤ۔ یہ بھی ایک طریق ہوتا ہے کہ اللہ جو کہتا ہے کہ بچوں کی خدمت کرو، بیویوں کا خیال رکھو۔ چلو بیوی بچوں کو دیتے چلے جاؤ۔ اللہ فرماتا ہے کہ جو خدا کی رضاء کی خاطر دیتے ہو تو اپنے حقوق قربان کر کے ان کو زیادہ دیتے ہو جن کا براہ راست تم پر حق نہیں ہے مگر وہ اللہ کی خاطر غریب بنائے گئے۔ اس لئے ان کا ذکر الگ فرما دیا ہے۔ "للفقراء الذین" یہاں واؤ بھی داخل نہیں فرمائی کہ اور فقراء کے لئے۔ فرمایا اول طور پر جب وہ خدا کی رضا چاہتے ہیں تو خدا کی خاطر ضرورت مند ہو جانے والوں پر وہ خرچ کرتے ہیں۔

ایک تو فقراء پر خرچ کرنے کا مضمون ہے جو قرآن کریم میں مختلف جگہوں پر کثرت سے بیان ہوا ہے۔ یہاں وہ مضمون نہیں ہے۔ یہاں ایسے فقراء کا ذکر ہے جو اللہ کی خاطر فقیر ہو گئے اور ان کو کچھ دینا صدقہ نہیں ہے بلکہ ایک سعادت ہے اور طرح کی۔ ایک تو خرچ ہے جس میں انسان صدقے بھی دیتا ہے اور بظاہر ایک عطا کا پہلو بھی رکھتا ہے۔ فرمایا ان کو جو تم رضاء کی خاطر دو گے تو سب سے پہلے ان کا حق ہوگا جو اللہ کی خاطر خود فقیر ہو گئے۔ "الذین احصروا فی سبیل اللہ" وہ اللہ کے رستے میں گھیرے میں آ گئے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو ایک جگہ اس طرح محصور کر دیئے گئے کہ وہاں سے نکل کر وہ آزادی کے ساتھ دنیا میں کمائیاں کر ہی نہیں سکتے۔ ان میں سے وہ بھی ہیں مثلاً پاکستان میں جن کی نکلنے کی تمنا ہے، وہاں کے حالات سے بیزار ہیں، لیکن حالات نے ان کو جکڑ رکھا ہے وہ نکل نہیں سکتے۔ لیکن یہاں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ طوعاً طور پہ خدا کی راہ میں خود اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈالے بیٹھے تھے یعنی وہ اصحاب الصفہ جن میں کمانے کی صلاحیتیں موجود تھیں محض اس لئے کہ اللہ

کے، رسول کی باتیں سنیں، دین کی خدمت کریں، وہ مسجد کے ہو رہے تھے اور مسجد کے تھڑوں پر بیٹھ کر انہوں نے باقی زندگی بسر کی۔

تو فرمایا جن کو خدا کی رضا کی چاہت ہے وہ خدا کی خاطر ان لوگوں پر خرچ کرتے ہیں جن کو استطاعت تو تھی کہ ان کی طرح باہر نکل کر دنیا کمائیں لیکن طاقت کے باوجود نہیں کمائی۔ یعنی محض بے چارگی کا نام غربت نہیں ہے وہاں، بلکہ چارہ کے باوجود جو خدا کی خاطر غریب ہوئے اگر ان کو دوگے تو سب سے زیادہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔ پس مومنوں میں، اہل مدینہ میں انصار میں، کثرت سے یہ رواج تھا کہ تحائف لے کر ان غریبوں کے پاس پہنچتے تھے اور رات کو بھی چھپ کر آتے تھے، دن کو بھی دیتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو بھی تحائف پہنچتے تھے آپ ان کا حصہ رکھتے تھے تو "لِلْفُقَرَاءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ" اب یہ جو فقرہ ہے "لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ" اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں طاقت ہی نہیں باہر نکلنے کی۔ مگر یہ آیت چونکہ وسیع مضمون سے تعلق رکھتی ہے یعنی اس آیت کا وسیع مضمون ہے۔ اس لئے یہ پہلو بھی درست ہے کچھ ایسے بھی تھے جو مکہ میں گھیرے گئے ان میں طاقت ہی نہیں تھی کہ باہر نکلیں۔ کچھ ایسے بھی تھے جو محبت الٰہی اور محبت رسول میں ایسے جکڑے گئے تھے کہ ان میں طاقت نہیں تھی یعنی چاہتے بھی، مجبور بھی ہوتے، چاہتے تھے ہی نہیں، مجبور بھی ہو جاتے فاقہ کشی ہیں تب بھی نکل نہیں سکتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی مثال ان میں سے ہے۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ تم یہاں کے کیوں ہو رہے ہو تو انہوں نے کہا کہ دراصل میری بڑی عمر اسلام سے باہر کٹی بلکہ دشمنی میں بھی کٹی۔ اب تھوڑے سال رہ گئے ہیں کیسے ممکن ہے کہ محمدؐ رسول اللہ کی صحبت کے بغیر میں زندگی گذاروں۔ ناممکن ہے۔ اب تو ایک ایک لمحہ مجھے یہیں اس دروازے پر خرچ کرنا ہے۔ کیا پتہ کس وقت محمدؐ رسول اللہ کا چاند ظاہر ہوتا ہے، آپ کا سورج نکلتا ہے ان دروازوں سے جو مسجد کے ساتھ ملحق تھے، مسجد میں کھلتے تھے۔ یہ ان کے دل کی کیفیت تھی جو انہوں نے بیان کی اپنے لفظوں میں مگر میں ان کو اپنے لفظوں میں بیان کر رہا ہوں۔ ایسا عشق تھا۔ ایک لمحہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت کا، آپ کی زیارت کا ضائع نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔ پھر یہ کہ باتیں سننے کا مجھے شوق ہے۔ لوگوں نے بچپن سے سنی ہوئی ہیں میرے پاس آخری چند سال ہیں تو میں وہ باتیں کیوں ضائع کروں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے سالوں میں برکت دی اور ان چار سالوں میں جتنی دیر بھی رسول اللہؐ کے ساتھ رہے یعنی مسجد کے صحن میں، اتنا ذخیرہ اکٹھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کا کہ کسی اور صحابی کو اتنی توفیق نہیں ملی کہ اس کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کی روایتیں بیان کر سکیں۔ اور پھر خدا نے لمبا عرصہ زندہ رکھا کہ وہ ساری باتیں بیان کر سکیں۔

تو یہ وہ لوگ ہیں جن میں طاقت نہیں ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے طاقت تھی باہر نکلتے تھے، جاتے تھے جا سکتے تھے مگر ان کو محبت نے جکڑا ہوا تھا۔ یہ لوگ بھی اس میں مراد ہیں بلکہ میرے نزدیک اول طور پر مراد ہیں۔

"يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاءَ" جاہل ان کو امیر سمجھتا ہے۔ اب ان غریبوں کو امیر کیسے سمجھا جا سکتا تھا۔ ان کی تو فلاکت انکی غربت تو ظاہر و باہر تھی۔ اس لئے اغنیاء کا ترجمہ یہاں امیر کرنا درست نہیں ہے اغنیاء سے مراد ہے ان کو حاجت نہیں ہوتی کسی چیز کی۔ یعنی اپنی حاجت کو اپنے چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ بعض بھوکے ہیں وہ اپنی بھوک کو ظاہر ہونے دیتے ہیں تاکہ کوئی دیکھے اور پہچانے۔ بعض غریب ہیں جو اپنے کپڑوں کے گندے رکھنے سے پھٹے پرانے رکھنے سے اپنی غربت کو ظاہر کر دیتے ہیں بعض غریب ہیں جو روزانہ دھو لیتے ہیں، سلائی سلیقے سے کرتے ہیں، سمٹ کر رہتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ ہماری غربت کا حال ظاہر نہ ہو۔ پس اللہ کی خاطر غریب ہو جانے والے

بندوں سے کچھ نہیں چاہتے تھے اس وجہ سے سب دنیا کے بندوں نے یہ گواہی دی کہ انکو ضرورت ہی کوئی نہیں، آرام سے بیٹھا ہوا ہے، ہنستا کھیلتا، روزمرہ کی زندگی گذار رہا ہے، اس کو کیا ضرورت ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ" جاہل جو سمجھتے رہیں تو ان کی نشانیوں سے، ان کے چہروں کی علامتوں سے جانتا تھا کہ بھوکے ہیں "لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا" کچھ انہوں نے لوگوں سے چمٹ کر مانگا نہیں کہ ہماری ضرورت پوری کرو۔ یہ عادت ہی انکو نہیں تھی یہ ذکر کر کے فرماتا ہے پھر وہی بات "وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ" تم جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اس کی نظر میں ہوگا۔ اب یہاں نظر کی بات کی ہے پہلے نہیں کی تھی۔ پہلے بھی یہی مضمون دو دفعہ ذکر ہو چکا ہے لیکن وہاں خدا کی نظر کی بات نہیں کی۔ بات یہ ہے کہ جیسے لوگوں کا ذکر ہے ان لوگوں کی جو خدمت کرے گا وہ بہت ہی جاہل ہوگا اگر دکھا کر کرے۔ جو خدا کی خاطر چھپ گئے اور انہوں نے اپنی غربت کو دنیا سے چھپا لیا ان کو اگر کوئی اعلانیہ دے تو بڑا ہی جاہل ہوگا بلکہ اس میں ایک کمینگی کی علامت پائی جاتی ہے۔ وہ بتا رہا ہے کہ گویا نعوذ باللہ ہم تمہارے محسن ہیں اور جو انہوں نے چھپایا ہوا تھا اپنی غربت کو وہ دنیا کے سامنے ظاہر کرنے والا ہوگا

پس جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایسے لوگوں کی خدمت جو صاحب عرفان صحابہ تھے وہ یا تو رات کو چھپ کے دے جایا کرتے تھے یا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے۔ جانتے تھے کہ وہاں گیا تو یہاں آیا۔ پس اس پہلو سے خدا کے علیم ہونے کا ذکر بہت ہی پیارا اور موزوں ہے کہ اللہ سے تو چھپنا ہے ہی نہیں۔ محمدؐ رسول اللہ پہچان لیتے ہیں کہ خدا کی خاطر کون غریب بنے بیٹھے ہیں تو اللہ کو نہیں پتہ لگے گا کہ اس کی خاطر کون چھپ چھپ کے دیتا ہے فرمایا جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا علم ہے اس سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے

اب پھر مضارع کا صیغہ واپس آگیا ہے۔ پہلے ساری مشروط باتیں تھیں اگر تم ایسا کرو تو یہ ہوگا، یوں کرو گے تو یوں ہوگا۔ "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ" کہ وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں "بِالَّيْلِ، النَّهَارِ" یہ اب عام مضمون ہے جو پہلا مضمون تھا۔ وہ خدا کے ان خاص بندوں کا ذکر تھا جو محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر مخفی رکھ کر خرچ کرتے ہیں اور مخفی رہتے ہوئے اپنے حقوق سے خود محروم ہوئے بیٹھے ہیں اب ایک عام مضمون چل پڑا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں "اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ" جو اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں راتوں کو بھی اور دن کو بھی، چھپا کے بھی اور ظاہر کرتے ہوئے بھی "فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ" ان کے لئے ان کے رب کا اجر ان پر ہے۔

یہاں ظاہر کرنے کے باوجود اجر کیوں دیا گیا ہے اگر مخفی رکھنے کو ایسی اہمیت دی گئی تھی۔ یاد رکھیں کہ اس آیت کے اندر اس بات کا جواب موجود ہے وہ لوگ جو ریا کی خاطر ظاہر کرتے ہیں وہ چھپ کر نہیں دیا کرتے۔ کبھی بھی وہ چھپ کر نہیں دے سکتے۔ انہوں نے تحفہ بھی دینا ہو کسی کو تو لوگوں کی موجودگی میں دکھا کر دیں گے یا بہت بڑے بڑے پیکٹ بنا کر دیں گے تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ بڑی چیز جا رہی ہے شادی بیاہ پہ اعلان ہو رہے ہیں لکھے جا رہے ہیں بڑے بڑے پیکٹ پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ دنیا کی نظر میں آجائیں چھپ کر دینے کی تو ان کو توفیق ہی نہیں ہوتی۔ پس "سِرًّا" کی شرط ساتھ لگا دی ہے تب فرمایا ان کا اجر اللہ پر ہے کہ اللہ جانتا ہے کہ چھپ کر دیتے ہیں اگر ان کی ریاء کی تمنا ہوتی تو چھپ کر دیتے ہی نہ صرف اعلانیہ دیتے جو رات کو تہجد کے وقت اٹھتا ہے اس کی صبح کی نماز سچی ہو جاتی ہے اس وقت اس کو کس نے دیکھا تھا۔

پس ان کا چھپانا ان کے ظاہر کی حفاظت کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ظاہر میں بھی اور نیتیں ہیں۔ تاکہ ایک دوسرے سے بڑھنے میں استباق کی روح پیدا ہو اور تحریک عام ہو جائے ورنہ اگر سارے چندے ہی چھپ کے دیئے جائیں تو جو کمزور رفتہ رفتہ ہمارے ساتھ شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ محروم ہی رہ جائیں گے۔ تو ظاہر کرنا بعض دفعہ دکھاوے کی خاطر نہیں ہوتا بلکہ ایک نیکی کی تحریص اور تحریک کی خاطر ہوتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کے متعلق یہ غرض لگا کر کہ ظاہر تو کرتے ہیں مگر چھپ کر بھی ضرور کرتے ہیں۔ اور اسی کو خدا تعالیٰ نے اس طرح باندھا ہے پہلے "سر" کا ذکر کیا ہے پھر "علانیہ" کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلے رات کا ذکر فرمایا ہے پھر دن کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی اولیت ان کے ہاں یہ ہے کہ جو کچھ ہم دیں خدا کی خاطر مخفی ہی رہے کسی کو نہ پتہ چلے۔ لیکن پھر دن کے وقت بھی قربانیوں کے تقاضے ہوتے ہیں۔ روشنی کے وقت بھی کچھ قربانیاں کرنی پڑتی ہیں ان سے پھر وہ پیچھے نہیں رہتے۔ "فلهم اجرهم عند ربهم" پس یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر ان کے رب پر ہے، ان کے رب کے پاس ہے۔ "ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون" ان کو کوئی خوف نہیں ہے اور کوئی صدمہ ان پر غالب نہیں آسکتا۔ کوئی خوف ان پر غالب نہیں آسکتا اور وہ کسی صدمہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ یہاں جو لفظ "عند ربهم" ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے پہلے جو خدا نے واپس کیا اور بڑھا چڑھا کر دیا اور برکتیں عطا کیں وہ آئندہ کے کھاتے میں سے کاٹا نہیں جائے گا۔ وہ کھاتہ اسی طرح کا اسی طرح پورا رہا ہے اس میں سے منہا کچھ بھی نہیں ہوا۔ تو خدا نے ان کا اجر جو اپنے ذمے لگا رکھا ہے وہ سب کچھ واپس کرنے کے باوجود اسی طرح سالم کا سالم نکلا ہے۔ گویا جب مرنے کے بعد اس کے حضور پیش ہوں گے تو پھر وہ کھاتے کھلیں گے جو خدا نے اپنے پاس بطور اجر تمہارے لئے محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔

اب یہ وہ مالی قربانی ہے جو خدا کی خاطر کی جاتی ہے اس کے رنگ ڈھنگ ہیں۔ اس سے محروم اصل محرومی ہے۔ جو اس مالی قربانی کے نظام میں شامل ہو جاتے ہیں ان کی تو موجیں ہی موجیں ہیں۔ دنیا بھی ان کی ہو گئی، آخرت بھی ان کی ہو گئی۔ اور جو خالصۃً للہ قربانی کرتے ہیں، بڑھانے کی نیت سے نہیں کرتے ان کے مال بڑھائے ضرور جاتے ہیں۔ اور جب بڑھائے جاتے ہیں بڑھانے کی نیت سے نہیں کرتے ان کے مال بڑھائے ضرور جاتے ہیں۔ اور جب بڑھائے جاتے ہیں وہ اور زیادہ خدا کے حضور شکر کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور زیادہ عطا کرتے ہیں۔ ایک ایسی چیز ہے جو ان لوگوں کے درمیان، ان کے ایک گروہ کے درمیان اور دوسرے گروہ سے فرق کر دیتی ہے۔ جن لوگوں کے مال اتفاقاً بڑھنے کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی بڑھتا ہے اور آخرت میں بھی ان کے اجر رکھے ہوئے ہیں وہ اس مال بڑھنے کے بعد اپنے چندوں میں اور بڑھتے ہیں۔ جن کے مال حسد کے نتیجے میں نہیں بڑھتے بلکہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ تعلق آزمائش لیتا ہے کہ تم دنیا میں پڑ گئے تو پھر پڑے رہو گے۔ کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل چھوٹے ہونے شروع ہو جاتے ہیں، مال بڑھتے ہیں دل تنگ ہو رہے ہوتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی ساری خدمتیں نہیں تھیں دنیا کی حرص غالب تھی خدا کی رضا نسبتاً کم تھی۔ پس اللہ نے دنیا عطا کر دی اور دینی رضا کی طلب سے محروم رکھ دیا۔ اپنی رضا کی طلب کی توفیق ہی نہیں دی۔

پس ایسے لوگوں کو کبھی بھی طعن کی نظر سے نہ دیکھیں۔ وہ مظلوم بے چارے مجبور ہیں، محروم ہیں۔ ان پر رحمت کی نظر ڈالنی چاہئے۔ اگر سمجھا سکے کوئی عزت نفس پر حملہ کئے بغیر، پیار اور سلیقے سے تو ان کو بتا دے کہ پہلے جو تم نے کمائیاں کی تھیں وہ کون سی ہاتھ کی چالاکیاں تھیں۔ تمہارے بزرگوں کی قربانیاں تھیں جن کے پھل تم کھا رہے ہو، کیوں آئندہ نسلوں کے لئے تم ویسی قربانیاں نہیں کرتے۔ تم نے اپنے بڑوں کی قربانیوں کے پھل کھائے کیوں اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے۔ کیوں ان کے لئے ان کا خیال کر کے خدا کی خاطر قربانیاں نہیں دیتے۔

اب یہاں بظاہر ایک دنیا، نفس کی طوعی کا میں نے ذکر کر دیا ہے۔ مگر بعض دفعہ مریض کو سنبھالنے کے لئے چھوٹی بات بھی بتانی پڑتی ہے۔ کوئی آدمی کہتا ہے پانی نہیں پی رہا مر رہا ہے تو کہے چلو میری خاطر پی لو۔ حالانکہ اس کو اپنی خاطر ضرورت ہے۔ وجہ اوّل آپ نہیں بتاتے وجہ ثانی بتا دیتے ہیں۔ پس ان مریضوں کو سنبھالنے کی خاطر میں کہتا ہوں کہ اپنی اولاد پر رحم کرو، اولاد سے تو تمہیں پیار ہے نا۔ اس پر رحم کرو اور سمجھو کہ تمہارے آباؤ اجداد کی قربانیاں تھیں جو تم کھا رہے ہو۔ تو تم قربانیاں کرو گے تو کمی نہیں آئے گی۔ لیکن کمی آ بھی جائے پھر قربانی کرنا یہ اصل ہے، رضائے باری تعالیٰ کی خاطر۔ اس لئے خدا نے جیسا کہ پہلے بیان کیا تھا الگ بیان کر دیا ہے۔ پہلے تو صرف رضا کی بات کر دی ہے۔ بعد میں فرمایا ہم تمہیں ضمناً بتا دیتے ہیں کہ تمہارا مال بھی واپس کر دیا جائے گا اور بہت زیادہ کیا جائے گا۔ مگر تم نے یہ نہیں چاہا تھا۔ اس لئے اب اگلی بات میں یہ بتاتا ہوں اور یہی سب سے اچھی ہے کہ جب بھی مالی قربانی کریں خواہ خدا کی خاطر کریں "ولا تمنن تستکثر" کے مضمون کو پیش نظر رکھیں۔ کبھی بھی احسان نہ کرو تاکہ تم زیادہ حاصل کر لو۔ اس کا تعلق انسانوں سے ہے۔ مگر خدا کی خاطر جب بندوں پر احسان کرتے ہیں اور اس خواہش کے ساتھ کہ اللہ آپ کو زیادہ دے دے تو اللہ زیادہ تو دے گا مگر آپ اس سے زیادہ لے سکتے تھے۔ اس سے بہت زیادہ لے سکتے تھے اگر یہ کہتے کہ ہم خدا کی خاطر دے رہے ہیں اور اللہ راضی ہو بس ہمارے لئے بہت ہے۔ اس کی نظر ہم پر پڑ جائے۔ اللہ کی نظر تو ضرور پڑے گی اور بہت زیادہ فضلوں کے ساتھ پڑے گی آپ کا مال یہاں بھی بڑھایا جائے گا، وہاں بھی بڑھایا جائے گا اور پھر ایک پوٹلی خالی رکھ لے گا اللہ۔ یہ "عند ربهم" کے مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ ہمارے پاس امانت پڑی ہوئی ہے۔ تو اللہ اس مالی قربانی کی روح کو جماعت کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق بخشے اور جو لوگ بھی کسی پہلو سے محروم ہیں وہ یاد رکھیں کہ اپنے نفس کے فائدے سے محروم ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی حرکت نہیں کر رہے۔ اللہ ہمارے دل بڑھائے، ہمارے ایسے دل بڑھائے جو خدا کی رضا کی خاطر ہمیشہ پہلے سے زیادہ وسیع تر ہوتے چلے جائیں اسی میں جماعت کی آئندہ آنے والی صدیوں کی زندگی ہے۔

(بشکریہ الفضل لندن)

بقیہ صفحہ ۱:- کا آغاز زیر صدارت محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ بھارت ہوا۔ محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم و محترمہ طیبہ ناز صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے حدیث کا درس دیا۔ اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کی آٹھ ممبرات نے ترانہ پیش کیا۔ عزیزہ صاحبزادی شمائلہ احمد از واقفین نو جس نے پونے چار سال کی عمر میں ۲۳ اشعار قصیدہ کے حفظ کئے تھے انہیں آواز سے سنائے۔ بعدہٗ تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوئی۔ سب سے پہلے صوبائی صدر پنجاب نے صوبہ کی طرف سے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ بعد ازاں صدر اجلاس نے اپنے دست مبارک سے دو دوسالوں کے علمی و تربیتی و دینی امتحانات اور علمی و ورزشی مقابلوں میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دئے۔ بعدہٗ محترمہ فرحانہ فوزیہ صاحبہ نے نظم پڑھی۔ آخر پر محترمہ صدر اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بچیوں کو اجتماع کے تعلق میں انعامات تقسیم فرماتے ہوئے جملہ کارکنات، عہدیداران، مہمان مستورات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ دعا کے ساتھ بخیر و خوبی یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (بشریٰ صادقہ حبیبہ رپورٹر لجنہ اماء اللہ بھارت)

قادیان میں لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

٭ درس القرآن والحدیث ٭ علمی و تربیتی امور پر تقاریر و مختلف دینی، علمی، ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پروگرام

لجنہ اماء اللہ کا ۱۷ واں اور ناصرات الاحمدیہ کا ۲۶ واں سالانہ اجتماع ۲۰، ۲۱، ۲۲ اکتوبر کو نصرت گرلز ہائی اسکول میں انعقاد پذیر ہوا۔ قادیان کے علاوہ ۸ مجالس کی ۲۳ ممبرات نیز مضافات قادیان سے ۱۹ مستورات اور بچیوں نے بھی شرکت کی۔ سال کے شروع میں ہی اجتماع کمیٹی کی تشکیل کر کے تمام کاموں کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر کے منتظمات مقرر کر دی گئیں تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام شعبہ جات کی نگران و معاونات نے محترمہ صدر صاحبہ کی قیادت میں تمام کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔

تیاری و تزئین اجتماع گاہ

اجتماع سے ایک دن قبل نصرت گرلز اسکول کے صحن کو شامیانہ رنگین جھنڈیوں۔ بینرز اور لائٹ وغیرہ لگا کر نہایت خوبصورت بنایا گیا تھا۔

افتتاحی تقریب

۲۰ اکتوبر کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ کی باجماعت ادائیگی کے بعد تمام ممبرات اجتماع گاہ میں جمع ہو گئیں ۳ بجے اجتماع کے پروگرام کا آغاز محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ خادم کی تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ بعد ازاں محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ قادیان اور محترمہ امۃ الحی فاروق صاحبہ کی معیت میں لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کا عہد دہرایا گیا۔

اس کے بعد محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ نے کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ؎

"اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار"

خوش الحانی سے سنایا۔

ازاں بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت و صدر اجلاس نے مستورات سے افتتاحی خطاب کیا۔

آپ نے لجنہ اماء اللہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آپسی تعاون پیار و محبت اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں آگے قدم بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ افتتاحی دعا کے بعد محترمہ بشریٰ صادقہ صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کی سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی۔

اس کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے درس القرآن دیا۔ آپ نے اصلاح معاشرہ کے متعلق قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی روشنی میں نصائح کیں۔

محترمہ زبیدہ پروین صاحبہ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ نے ناصرات الاحمدیہ قادیان کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ مقابلہ تقاریر ناصرات الاحمدیہ ہوا۔

شبینہ اجلاس

ٹھیک ساڑھے سات بجے محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ بھارت کی زیر صدارت شبینہ اجلاس کا آغاز ہوا محترمہ عابدہ جلیل صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ کروناگاپلی کیرالہ بھی صدر جلسہ کے ساتھ رونق افروز ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ شیریں عندلیب نے کی۔ محترمہ امۃ الشکور فائزہ صاحبہ آف برہ پورہ نے منظوم کلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانیؓ خوش الحانی سے پڑھا۔

ازاں بعد مقابلہ حفظ قرآن مقابلہ نظم خوانی ناصرات اور کوئز لجنہ ہوا۔ بعد ازیں معیار اوّل کی ۷ بچیوں نے ترانہ

"پرچم فتح و ظفر ہاتھوں میں لیں آگے بڑھیں"

خوش الحانی سے پیش کیا۔ آخر میں محترمہ شاہدہ تنویر صاحبہ نے نظم "مردوں کی طرح باہر نکلو" خوش الحانی سے پڑھی۔ اور محترمہ عابدہ جلیل صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار انگریزی زبان میں کیا۔

دوسرا روز

دوسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز صبح ٹھیک ۹ بجے محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان کی زیر صدارت ہوا۔ محترمہ راشدہ تنویر صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم اور زبیدہ پروین صاحبہ کی نظم کے بعد علمی مقابلے ہوئے۔ اور معیار سوم کی ۵ بچیوں نے

"ہے دست قبلہ نما لا الٰہ الا اللہ"

ترانہ پیش کیا۔

بعد ازیں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے مستورات میں تربیتی تقریر کی۔ آپ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے نصائح فرماتے ہوئے عورت کا مقام تربیت اولاد خصوصاً واقفین نو کی اعلیٰ تربیت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا اجلاس

دوسرے روز دوسرے اجلاس کی صدارت محترمہ شمیم بیگم سوز صاحبہ سیکرٹری تربیت لجنہ بھارت نے کی محترمہ زبیدہ صاحبہ صدر لجنہ کوڈیا تھور کیرالہ بھی آپ کے ساتھ رونق افروز ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ ساجدہ تنویر صاحبہ اور نظم محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔

مقابلہ حسن قرأت لجنہ کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے مستورات سے "ذکر حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت سے تربیتی امور پر دلچسپ واقعات سنائے۔ اور واقفین نو بچیوں نے گروپ میں ترانہ پیش کیا۔ نیز مقابلہ تقاریر معیار دوم ناصرات الاحمدیہ ہوا۔

شبینہ اجلاس

شبینہ اجلاس کا آغاز محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ دہلی کی زیر صدارت ہوا۔ آپ کے ساتھ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سکندر آباد رونق افروز ہوئیں۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ کی تلاوت عزیزہ شادہ طیبہ کی نظم خوانی کے بعد ذہنی مقابلہ جات ہوئے۔

تیسرا روز پہلا اجلاس

تیسرے دن پہلے اجلاس کا آغاز محترمہ خورشید بیگم صاحبہ کی زیر صدارت عزیزہ بشریٰ عطیہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم محترمہ طیبہ ملک صاحبہ نے خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہٗ مقابلہ حفظ قرآن مجید لجنہ ہوا۔ بعد ازاں دو واقفین نو بچیوں نے نظم

"الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے"

خوش الحانی سے سنائی۔

اس کے بعد مقابلہ تقاریر معیار دوم ناصرات ہوا۔

بعد ازاں تقریر بعنوان "سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا" بشریٰ صادقہ صاحبہ نے کی اور نظم محترمہ امۃ الہادی شیریں صاحبہ نے خوش الحانی سے سنائی۔ ازاں بعد مقابلہ فی البدیہہ تقاریر، مقابلہ حفظ قرآن مجید، مقابلہ نظم خوانی ناصرات ہوا۔

اختتامی اجلاس

اختتامی اجلاس

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۹ پر)

٭ تینوں روز کی اوسط حاضری ۵۲۰ رہی اجتماع سے قبل حلقہ مسجد مبارک قادیان کی طرف سے نصرت گرلز اسکول میں نمائش لگائی گئی جس کا افتتاح محترمہ صدر صاحبہ لجنہ بھارت نے کیا ممبرات نے اپنی دستکاری کا بہترین نمونہ پیش کر کے اس نمائش کی رونق کو بڑھایا۔ اسی طرح ۱۹، ۱۲ کو بہشتی مقبرہ کے پارک میں لجنہ و ناصرات کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ بھارت کی صدارت میں تلاوت و نظم کے بعد دعا شروع ہوا۔ مارچ پاسٹ کے بعد کھیلیں کروائی گئیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲

کے تاثرات دیکھ کر فرمایا۔
(SORRY TO DISAPPOINT YOU)
مایوس ہونے پر مجھے بے حد افسوس ہے تو حاضرین نے بھرپور قہقہہ لگا کر اس جواب سے محظوظ ہونے کا اظہار کیا۔

ایک افریقن غیر مسلم مہمان نے اپنے کمزور مالی حالات کے لئے حضور سے درخواست دُعا کی۔ حضور نے دُعا کرنے کا وعدہ کرتے ہوئے مذکورہ مہمان کو سمجھایا کہ یہاں معیار زندگی بہت بلند ہے اور اگر آپ اپنے حالات کو پیش نظر رکھ کر کچھ پس انداز کر لیا کریں تو آپ اپنے ملک میں اپنی فیملی کا گذارہ آسانی سے چلا سکتے ہیں۔ ایک عرب دوست جو معذور تھے اور بیساکھیوں کے سہارے آئے تھے انہوں نے مائیک تک پہنچ کر نہایت احترام کے ساتھ حضور کو سلام کیا اور اپنے پرخلوص جذبات کا اظہار کرنے کے بعد پوچھا کہ جماعت احمدیہ اسلام کی محافظ ہے اور امام مہدی کے ظہور کے ساتھ ہی اسلام کے غلبہ کی پیش خبری موجود ہے جبکہ اب تک ہم لوگ جماعت سے متعارف ہی نہیں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ سوال بہت اچھا ہے لیکن اسے یہاں سے شروع نہیں کریں گے بلکہ آج سے چودہ سو سال قبل اسلام کی تاریخ سے اس کا آغاز کریں گے اسلام کا پیغام سارے انسانوں کے لئے تھا مگر یہاں جرمنی میں بھی ایک بہت بڑی تعداد اسلام کے بارہ میں نہیں جانتی، حضور نے بتایا کہ ابھی کل ہی ایک پریس رپورٹر آیا جب اسے اسلام کے بارہ میں بتلایا تو وہ حیران رہ گیا کہ یہ اسلام ہے۔ تو کیوں نہ ہم آپ کا سوال آپ سے پوچھیں۔ جماعت تو صرف سو سال پہلے وجود میں آئی۔ اس کے بعد حضور نے اشاعت اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کا مختصر سا تعارف کرایا۔ حضور نے فرمایا کہ صرف گذشتہ دس سالوں میں قرآن کریم کے ۵۲ مختلف زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں اور آئندہ دو سالوں میں امید ہے کہ ایک سو (۱۰۰) زبانوں میں مکمل ہو جائیں گے اور یہ ایسا کام ہے جو ساری امت مسلمہ گذشتہ چودہ سو سال میں بھی نہیں کر پائی ہے۔ اسی طرح دیگر کتب کا حوالہ بھی حضور نے دیا اور بڑے اثر انگیز الفاظ میں حضور نے فرمایا کہ ہم LANGUAGE OF WISDOM AND LOVE میں اسلام کا پیغام FAR AND WIDE پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ الحمدللہ۔

اس جواب پر اس عرب دوست نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جماعت کو عرب ممالک میں بھی جا کر تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اس موقعہ پر حضور نے MTA کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ٹیلیویژن کے ذریعہ ہمارا پیغام تو اب ہر جگہ پہنچ رہا ہے اور اس میں عرب ممالک کے لئے خصوصی پروگرام اللقاء مع العرب روزانہ نشر ہوتا ہے۔ اس عربی پروگرام کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کے پیش نظر اس کا دورانیہ بڑھائے جانے کا بھی حضور نے ذکر فرمایا۔

ایک مہمان نے سوال کیا کہ اسلام پر آنے والی مصیبتیں منصوبہ بندی کا نتیجہ ہیں اور اس میں انگلینڈ بھی برابر کا شریک ہے جبکہ آپ کے انگلینڈ کے ساتھ گہرے تعلقات ہیں حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں اگر کوئی مسلمان انفرادی یا اجتماعی لحاظ سے صحت مند ہو تو کوئی بھی بیرونی طاقت اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔

حضور نے سختی سے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ اسلام کے بارے میں مصائب بیرون اسلام سے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تو مسلمانوں کی یہ صفت بیان فرمائی ہے کہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس کی رو سے تو مومنوں کے لئے کفار کا دباؤ اور ان کی مداخلت قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پھر حضور نے پوچھا کہ پاکستان میں ہونے والی CORRUPTION کا ذمہ دار برطانیہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اپنے برطانیہ کے ساتھ تعلقات کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم وہاں رہتے ضرور ہیں مگر قانون کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔ وہ چونکہ اپنی ذات میں امانت دار HONEST ہیں اس لئے ہمارے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔ ایک افریقن مہمان نے پوچھا کہ اگلا خلیفہ کون ہوگا حضور نے فرمایا اسلام میں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ آئندہ کون خلیفہ ہوگا بلکہ ایک خلیفہ کی وفات کے بعد ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کے دلوں اور دماغوں کو اس شخص کی طرف پھیر دیتا ہے جسے وہ خلیفہ بنانا چاہتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر شخص خلافت کا دعویدار ہونے لگتا اور ایک فساد برپا ہو جاتا ہے۔ ایک عرب دوست نے پوچھا کہ امیر المومنین کا کیا مطلب ہے امام مہدی سے ظہور کا کبھی عراق میں نہیں سنا۔ حضور نے فرمایا کہ امیر المومنین کی اصطلاح کوئی نئی نہیں بلکہ اسلام کے پہلے دور میں استعمال ہوتی رہی ہے اور جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے تو اس کا جواب پہلے دے چکا ہوں، یہ تو لوگوں کی اپنی معلومات پر منحصر ہے کہ وہ کس قدر وسیع ہیں۔

ایک مہمان کا سوال تھا کہ احمدی حج پر کیوں نہیں جاتے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے جواب میں فرمایا کہ ہم نے حج پر جانا بند نہیں کیا بلکہ ہمیں روکا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یاد دلایا کہ سب سے پہلے جس ہستی کو حج کرنے سے روکا گیا تھا وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

آخر میں ایک مہمان نے حدیث میں مذکور قیامت کی دس نشانیوں کے بارہ میں سوال کیا تو انہیں سمجھایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلام بہت گہرے معانی کا حامل ہے اور اسے صرف ظاہر پر لیا جا ہی نہیں سکتا۔ مثلاً انہی نشانیوں

طالب دُعا: محبوب عالم ابن محترم حافظ شید المنان صاحب مرحوم
M/S NISHA LEATHER
SPECIALIST IN-LEATHER BELTS, LEATHER LADIES AND GENTS BAG, JACKETS, WALLETS (ETC)
19A, JAWAHAR LAL NAHRU ROAD
CALCUTTA-700031

Star CHAPPALS
PHONE 543105
WHOLLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO.7, FAHIMABAD COLONY
KANPUR-1 PIN-208001

C.K. ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM 679339, (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE

PHONE-26-3287
PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR & MARUTI
P.49, PRINCEP STREET
CALCUTTA-700072

میں سے ایک یہ ہے کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا اگر یہ نشان ظاہری طور پر مراد ہو تو پھر تو ہر چیز ختم ہو چکی ہوگی اور کوئی اسے دیکھنے والا بھی موجود نہ ہوگا اور اگر یہ ممکن نہیں تو لازماً اس کی تعبیر کرنا پڑے گی اور یہی حال باقی نشانیوں کا ہے اور وہ معنوی طور پر ہمارے اس زمانے میں پوری ہو رہی ہیں۔

یہ پر کیف مجلس رات ۸ بجکر ۴۵ منٹ تک جاری رہی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا کہ اب اجتماعی بیعت ہوگی جس میں ایک جرمن، ایک ترک، تین بنگالی، ۸ ٹوگو اور ۶ عرب مہمان حضور کے ہاتھ پر عہد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں گے حضور نے ان نو احمدیوں کے لئے خصوصی دُعا کی۔

الحمد للہ اللھم بارک وزدہ ثبت اقدامکم اس موقع پر حضور سٹیج سے نیچے تشریف لائے جہاں سامعین کے سامنے حضور کے لئے اور بیعت کرنے والے احباب کے لئے کرسیاں بچھائی گئی تھیں مگر حضور وہاں پہنچ کر نہایت سادگی کے ساتھ ایک فٹ اونچی سٹیج کے کنارے پر بیٹھ گئے اور باقی احباب بھی حضور کے ارد گرد والہانہ محبت اور عقیدت کے ساتھ فرش پر ہی بیٹھ گئے۔ یہ نظارہ عجیب نظارہ تھا جس میں گویا پروانے شمع پر فدا ہوئے جا رہے تھے۔ بیعت کے آخر میں اجتماعی دعا ہوئی اور یہ مجلس برخاست ہوئی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تیسری تبلیغی نشست مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۹۵ء کو VIP ٹینٹ (جلسہ گاہ) میں جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقد ہوئی۔ نشست کا آغاز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر بعد دوپہر پون بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس تقریب میں حضور انور کے کلمات پُر فیض کا انگریزی سے جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت نہایت فدائی خادم سلسلہ محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب نے حاصل کی۔ ان کے ہمراہ جرمن زبان کے ماہر مربی سلسلہ احمدیہ محترم عبد الباسط طارق صاحب بھی موجود رہے۔ اس نشست میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین سو اکاون جرمن مہمان شامل ہوئے۔ بعض امریکن بھی اس موقعہ پر تشریف لا کر حضور کے کلمات سے مستفیض ہوئے۔

اس مجلس میں بہت سے مہمانوں نے مختلف انداز میں پردے کے بارہ میں استفسار کیا اسے عورت کے لئے محرومی کا باعث قرار دیتے ہوئے پوچھا کہ اسلام نے ایسا کیوں حکم دے رکھا ہے۔

حضور انور نے اس قسم کے سوالات کا بڑے واضح الفاظ میں جواب دیا اور بتایا کہ معاشرہ کی اصلاح اور اگلی نسلوں کی حفاظت کے لئے پردہ ایک بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ بعض مہمانوں نے توہمات کے حوالے سے مختلف امور کی وضاحت چاہی۔ ایک مہمان نے پوچھا کہ خلیفہ کیسے بنتا ہے اور کیا کوئی عورت کبھی خلیفہ بن سکتی ہے حضور نے خلافت کے طریق انتخاب کا بتایا اور پھر فرمایا کہ چونکہ عورت کے لئے خلافت کی ساری ذمہ داریاں ادا کرنی مشکل ہیں اس لئے اسے اس سے آزاد رکھا ہے ایک تو فطرتی لحاظ سے کم دفاعی صلاحیت رکھتی ہے۔ پھر اس کی مجبوریاں ہوتی ہیں اور ذمہ داریاں بھی مختلف نوعیت کی ہیں۔ اسی لئے اس پر مسجد میں آکر نمازیں ادا کرنا بھی فرض نہیں قرار دیا گیا ہے حضور نے فرمایا کہ مرد اور عورت کا فرق ایسا فرق ہے جسے آپ کبھی ختم نہیں کر سکتے۔ مثلاً ATHLETICS والوں سے کہیں کہ وہ عورتوں اور مردوں کے مقابلے اکٹھے کروایا کریں لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکے گا۔

یورپ کے حوالہ سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل کے بارہ میں بھی مہمانوں نے بے جھجک ہو کر سوالات کئے جن کے حضور ایدہ اللہ نے نہایت درجہ مناسب، معقول اور مدلل انداز میں جوابات عطا فرمائے۔ جن سے ہر شریک مجلس نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کیا۔ یہ مجلس دو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہی۔

جرمن میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ M.T.A کے سٹوڈیو کا افتتاح

حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حالیہ دورہ جرمنی کے دوران ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء کو مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے نو تعمیر شدہ سٹوڈیو کا افتتاح فرمایا۔ یہ سٹوڈیو شعبہ سمعی و بصری جرمنی کے تحت فرانکفورٹ سٹی کے مرکز بیت القیوم (NIEDERESCHBACH) میں تعمیر کیا گیا ہے حضور انور نے اگست ۱۹۹۵ء میں شہید ہو جانے والے نیشنل سیکرٹری سمعی بصری محترم مبشر احمد صاحب کی خدمات کے اعتراف کے طور پر اس سٹوڈیو کا نام مبشر سٹوڈیو رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

اس سٹوڈیو کے افتتاح کے لئے مشہور جرمن ٹی وی ZDF کے معروف پروڈیوسر MR. ELMAR GUNSCH کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شام ۵ بجے اس کے افتتاح کے لئے بیت القیوم تشریف لائے تو امیر جماعت جرمنی اور معزز مہمان نے حضور کا استقبال کیا۔ مہمان موصوف نے حضور کی خدمت میں ایک شیلڈ بھی پیش کی۔ حضور نے سٹوڈیو کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی اور سٹوڈیو میں تشریف لے گئے۔ جہاں حضور نے امیر صاحب جرمنی اور معزز مہمان کے ساتھ چھ بجے تک مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی یہ کارروائی کلوز سرکٹ ٹی وی سسٹم کے ذریعہ بیت القیوم کے ہال میں بھی دکھائی گئی۔ جہاں نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر مدعوین تشریف رکھتے تھے۔ ۶ بجے شام حضور ایدہ اللہ سٹوڈیو سے اس ہال میں تشریف لائے تو باقاعدہ افتتاحی تقریب ہوئی۔ جس میں پہلے تلاوت ہوئی۔ پھر حضور کی اجازت سے محترم محمد اسحاق صاحب آف من ہائم نے وہ پنجابی نظم پڑھی جو حضور نے محترم مبشر باجوہ صاحب کی یاد میں کہی ہے۔ نظم سنتے ہوئے حضور پر بے حد رقت طاری ہو گئی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

(بشکریہ ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر ۱۹۹۵ء)

بدر کی توسیع اشاعت اور مالی اعانت میں حصہ لیں

(مینیجر)

طالبان دُعا۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ میں گولین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱
فون نمبرز: ۲۴۸۵۲۲۲
۲۴۸۱۶۵۲
۲۴۳۷۹۴

ارشاد نبوی
بَجِّلُوا الْمَشَائِخ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
(منجانب)
بیکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی

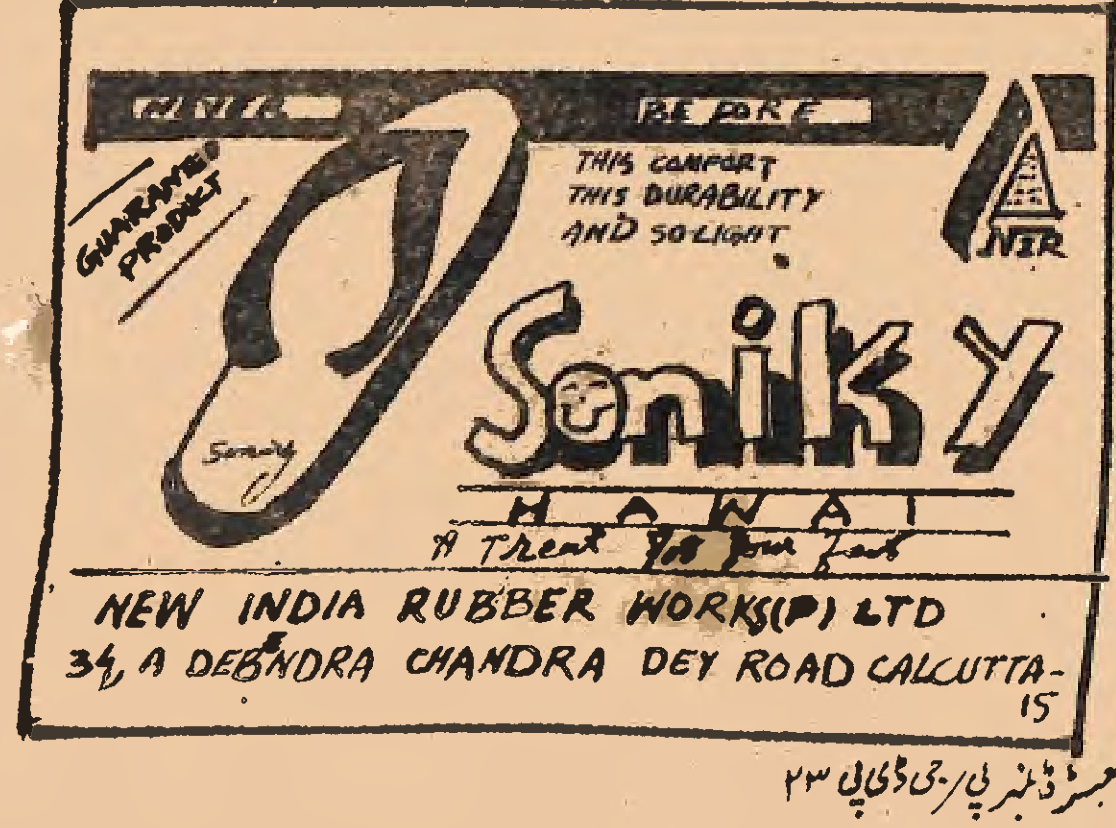

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
PHONE: 04524-649
پروپرائیٹر
عفیف احمد کامران
حاجی شریف احمد